ER7 3AFEB06

3AFEB06 محمد فاروق مشتاق

CH. NAVEED ASGHAR, ER-7

جناب احسن نوید عرفان ، سر جہاں تک بات کی گئی terrorism کو uproot کرنے کی اور فارمولا بنایا گیا سر یہ emotional باتیں ہیں سیدھی سی بات ہے and terrorism ----

جناب سپیکر ، Order in the House please. جی مسٹر عرفان صاحب آپ بات کریں۔

جناب احسن نوید عرفان ، Sir, terrorism is an idea, it is not an army. And as I quote earlier, we can only win the war against terrorism by winning the hearts and minds of the people with whom the terrorism is being operated from. ہم چاہتے ہیں کہ terrorism ختم ہو مگر ہم سیاست میں ہم عوامی نمائندے ہیں اور ہمارا کام ہے کہ ہم ان لوگوں کے پاس بھی جائے اور ایسے لوگوں کے پاس بھی جا کر بیٹھیں جو بیٹھنے کے قابل بھی نہیں ہیں ۔ ہم اس حد تک بھی جائیں گے اور ہم عوام کی نمائندگی کر رہے ہیں اور ہم کوئی ڈکٹیٹر نہیں ہیں کہ ہم کہیں کہ بس یہ چیز ' سر میں مانسہرہ سے belong کرتا ہوں کالا ڈھاکہ ہمارا علاقہ ہے میں نے سر یہ چیزیں چلتے ہوئے دیکھیں ہیں وہاں پر ۔ سر ہم اس حد تک جانے پر تیار ہیں کہ ہم ایسے لوگوں کے ساتھ بھی negotiations کر سکیں ۔ شکریہ ۔

جناب سپیکر ، شکریہ - Thank you very much. Mr. Zulqarnain Haider.

جناب ذوالقرنین حیدر ، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سب سے پہلے تو میں آج حزب اختلاف سے گزارش کروں گا کہ جب ایوان کے اس طرف سے ایک قرارداد آئی کہ ہمیں carrot and strict policy اپنانی چاہیے ہمیں negotiations کرنی چاہیے militants کے ساتھ ہمیں دشمن اور دوستوں کا تعین کرنا چاہیے تو ایوان کے اس حصے کی طرف سے تو اس مخالفت ہوئی مگر ایوان کے اس حصے سے بھی اس کی مخالفت ہوئی ۔ یہاں تو ہم نے اصولوں پر مخالفت کی لیکن انہوں نے اس لیے مخالفت کی کہ ان کا نام حزب مخالفت ہے پھر اگلی کی قرارداد احسن نوید اور عرفان بھی اسی پالیسی پر آتے ہیں اور میں ان سے گزارش کروں گا کہ اپنی قرارداد کے خلاف خود ووٹ دیں اور آج بتائیں کہ انہوں نے پہلے بھی اصول پر ووٹ دیا تھا اور اب بھی اصول پر ووٹ دیں گے ۔ جناب والا ! یہ ساری ہماری کوتاہیوں کانتیجہ ہے جب پہلی گولی چلی تھی اور پہلی بندوق اٹھی تھی تو ہم نے اس وقت ان لوگوں کو ختم کرنے کےلیے کوئی step نہیں اٹھایا ۔ ہم نے ان کو پھیلنے دیا ۔ North Waziristan میں آئے South Waziristan میں آئے سوات میں آئے ، کرم ایجنسی میں آئے ادھر سےنکل کر بونیر میں آگئے وہاں سے نکل کر ملتان پہنچ گئے ہیں ڈیرہ غازی خان پہنچ گئے ہیں ، مظفرگڑھ پہنچ گئے ہیں ۔ تحریک طالبان پنجاب قائم ہو چکی ہے سندھ اور کراچی پہنچ گئے ہیں وہاں سے جا کر یہ بندوں کو اغواء کرتے ہیں اور لے کر پیسوں کے لیے ransom کے لیے ان کو وزیرستان لے کر جاتے ہیں یہ لوگ mercenaries ہیں یہ کرائے کے قاتل ہیں ایمان فروش ہیں ، دل فروش ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو سکولوں کو جلاتے ہیں ان

سے کوئی بات نہیں ہوسکتی۔ یہ وہ لوگ ہیں جو گلوں کو کاٹتے ہیں ان سے کوئی بات نہیں ہوسکتی۔ یہ وہ لوگ ہیں جو لاشوں کو کھمبوں سے لٹکاتے ہیں تا کہ دوسروں کے لیے عبرت ہو ان سے کوئی بات نہیں ہوسکتی۔ سوات میں جو آرمی نے آپریشن کیا پہلے وہاں کی گلیاں سنسان تھیں وہاں کے بازاروں میں کوئی خرید و فروخت نہیں ہوتی لیکن جب آپریشن ہوا اور یہ ایمان فروش لوگ وہاں سے نکلے یہ لڑنے والے بندوقوں والے لوگ وہاں سے نکلے یہ امن تباہ کرنے والے لوگ وہاں سے نکلے تو وہاں کے بازاروں کی رونق بھی دیکھنے والی تھی ۔ عورتیں بھی باہر آئیں ، لڑکیاں بھی سکول گئیں ، سکول دوبارہ کھل گئے بازاروں میں رونق آگئی اور سڑکیں دوبارہ سے آباد ہوگئیں اور آج پھر سوات میں اسی طرح چہل پہلے ہے جس طرح پہلے ہوا کرتی تھی۔ ہماری امام باگاہیں بھی محفوظ نہیں ہیں ، ہمارے گرجے مندر اور مسجدیں کوئی محفوظ نہیں ہیں ۔ جہاں چاہتے ہیں ان کا دھماکا کر دیتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں مار دیتے ہیں ۔ ہم بلوچوں سے negotiations کریں گے کیونکہ ان کے پاس عزت ہے غیرت ہے وہ گولی بھی ماریں گے تو چھاؤں میں ڈال کر جائیں گے۔ گردن کاٹ کر لٹکا نہیں دیں گے ۔ ہم عوام سے وہاں کے عوام سے negotiations کریں گے ہم جرگے بنائیں گے دیکھا ہے آپ نے کہ جرگے بنتے ہیں تو ان پر فوراً حملہ ہو جاتا ہے اور جو امن پسند فاٹا کے لوگ ہیں جو یہاں پر بیٹھے ہیں میرے دوست جو امن پسند لوگ ہیں ان کو بھی قتل کر دیتے ہیں ۔ پہلے میں احسن نوید صاحب سے خود سے گزارش کروں گا کہ پہلے یہ بتائیں کہ یہاں کی جو قرارداد آئی تھی تو اس کی مخالفت کیوں کی اور اگر اصول پر کی تو اپنی قرارداد کی خود مخالفت کریں اور اس صفحے کو پھاڑ کر پھینک دیں۔

جناب سپیکر ، Thank you. Mrs. Gul Andaam. جی فرمائیں آپ۔

محترمہ گل اندام ۔ ایک چھوٹی سی گزارش ہے کہ ہم نے اپوزیشن کی ہے it is not fact that ہم لوگ اپوزیشن میں ہیں تو ہم نے اس کی اپوزیشن کرنی ہے ۔ ہمارے خود کے ایک ممبر نے اس کو سپورٹ کیا تھا we withdrew from that. Just on the basis of fact that we do not know how to differentiate between good militants and bad militants. I just want to say that this is not opposition for the sake of opposition. اور منسٹر صاحب کو ایک چھوٹی سی بات پر اس کو اتنا بڑا مسئلہ نہیں بنانا چاہیے ۔ We do want a solution to this problem. مطلب کہ آپ زرا عقل سے کام لیں ۔

Rana Amaar Faaruq: Point of clarification.

Mr . Speaker: Honourable Prime Minister on point of clarification.

جناب رانا عمار فاروق ، Good اور bad میں وہ فرق ہے جو مظلوم کی آواز اور ظالم کے ظلم اور جابر کے جبر میں ہوتا ہے ۔

جناب سپیکر ،جی عرفان صاحب۔

جناب احسن نوید عرفان ؛ سر کافی جگہوں پر point کیا گیا respectable Minister نے دیکھیں سر جتنے بھی ابھی بم بلاسٹ ہوئے ہیں suicide bombings ہوئی ہیں ہم مانتے ہیں ہوئی ہیں ۔ ہم سے زیادہ effect ہوتے ہیں ہمارے ایریا سے ہیں وہ ۔ سر ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے Resolution کے اندر ایک بات کی تھی اگر آپ کو یاد ہو کہ intelligence agencies کے رول کو define کیا جائے ۔ ان سے زیادہ کام لیا جائے ۔ کیونکہ

یہ ڈیوٹی ایک سیاست دان کی نہیں ہوتی intelligence agency کی ہوتی ہے ۔ اور جہاں تک بات آتی ہے national interest والے ایشو پر تو پہلے یہ جو Resolution والی بات ہے یہ تو ہم نے conclude کر لی تھی اسکی recommendation میں تو ہم پہلے Resolution کو اگر ہم نے ووٹ ان کے خلاف کیا دوسرے Resolution میں ہم نے اس کی اس طریقے سے تائید کی کہ آپ intelligence agency کو increase کریں ۔ سر ہم نے emotional نہیں ہونا ہمارا کام ہے پالیسی بنانا ہم نے مل کر ایسی پالیسی بنانی ہے جس کے اوپر ' یہ جو suicide bombings ہمارے گلی اور محلوں میں دیکھ رہے ہیں وہ دوبارہ repeat نہ ہوں ۔ اسی لیے میں request کروں گا سر کہ یہ national interest کی بات ہے we have to come down to a point کہ ہم نے negotiate کرنا ہے ہمارے پاس operational cost پیسے نہیں ہے ہمارے پاس ۔

Mr . Speaker: Thank you . Honourable Leader of the Opposition on point of personal clarification.

جناب اسپیکر صاحب ، علی انعام خان صاحب نے بڑی اچھی باتیں کیں ذوالقرنین صاحب نے بڑی اچھی باتیں کی پرائم منسٹر صاحب نے clarification بڑے بہتر طریقے سے کی لیکن میں کہوں گا کہ مظلوم کبھی بھی militant نہیں ہوتا ۔ وہ differentiate کیسے ہو سکتا ہے وہ militant ہوتا ہی نہیں ہے یہ آپ نے لکھا ہوا ہے different militants groups کے درمیان differentiate کریں وہ تو militant ہے ہی نہیں وہ تو سولجر ہے اس ملک کا جو مارا گیا ہے وہاں لکی مروت میں ۔ وہ militant نہیں ہے اس کے

differentiate کا کوئی سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ دوسری چیز یہ کہ ہم نے جو case present کیا ہے اس میں بالکل بات ٹھیک کی گئی کہ وہ جو لوگ ہیں ان کے ساتھ negotiations کے کتنے chances بنتے ہیں ان پر باتیں ہو چکی ہیں ۔ میں ایک چیز کہنا چاہوں گا کہ انہوں نے بھی بات کی ڈیرہ اسماعیل خان کی لکی مروت کی میں ایک چیز explain کروں گا اور ابھی جو کراچی میں ہو رہے ہیں جو لاہور میں ہوئے ہیں اور جو مختلف جگہوں پر ہوئے ہیں attacks تو یہ جو طالبان کا نیٹ ورک ہے اس کو یہ نہ سمجھا جائے کہ یہ وہی لوگ ہیں جو افغانستان میں جہاد کرتے رہے ہیں ۔ یہ وہ بھی لوگ ہیں جو مختلف sects سے ہیں اور وہ sects پہلے سے یہاں پر operative ہیں ان کی جو تنظیمیں ہیں وہ یہاں پر operative ہے ان کو جب tribal area سے migration ہوئی ڈیرہ اسماعیل خان اور ان districts میں جن کی بات علی انعام خان صاحب نے کی وہاں پر پہلے سے ہی ان کے کچھ ، ابھی اسمبلی سے میں کچھ نہیں کروں گا پھر اس پر آجائے گی کہ پارلیمنٹرین پر بات ہو رہی ہے وہ بھی اس تنظیموں میں involve ہیں جو پہلے سے sectarian violence اور خاص طور پر جھنگ سے وہ سٹارٹ ہوتی رہی ہیں ۔ پھر وہ ڈیرہ اسماعیل خان ڈسٹرک گئی ہیں وہاں پر پہلے targeted killing ہوتی تھی وہاں جو انہوں نے کہا کہ اکیس بندے مارے گئے ہیں اس میں میرا دوست ہے چار سال میرے ساتھ پڑھتا رہا ہے میرا کلاس فیلو رہا ہے اس نے لاشیں اٹھائی ہیں وہ انہیں کے بھائی تھے اکیس جنہوں نے لاشیں اٹھائی ہیں اور میں نے پچھلے سیشن میں یہیں پر کھڑے ہو کر یہی سارا کچھ explain کیا تھا ۔ لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ ان لوگوں سے negotiations ہونی چاہیئے جو پہلے sects یہاں پر موجود تھے اور ان کے درمیان harmony نہیں تھی جو وزیرستان سے لوگ

آئے militants آئے انہوں suicide bombers فراہم کیے ۔ پہلے ٹارگٹ کلنگ ہوتی تھی اور اب suicide bombers انہیں مل گے ۔ اب وہ ان militants کے through suicide bombers ملے تو بڑے mass level پر ان کی جو persecution ہے جو ہمارے سولجر کہتے ہیں جو کئی مروت میں مارے گئے وہ ان کی persecution ہوئی وہ اس basis پر ہوئی ۔ ہمارا کیس یہاں پر یہ ہے کہ جو کراچی میں پھیلے ہیں وہ originally طالبان نہیں ہیں وہ ان sects کے کچھ لوگ ہیں جن کو طالبان سے سپورٹ ملتی ہے اور وہ ورغلائے گئے ہیں ان کو اس سائیڈ پر لایاگیا ہے ۔ اب ہنگو میں جو مسئلہ ہے مجھے بتائیں کہ وہ کونسا نفاذ شریعت محمدی یا اسلامی نفاذ کا مسئلہ ہے۔ وہ وہیں جو مختلف sects کے درمیان شیعوں کا اور ان کا مسئلہ ہے ۔ اب اس کو کیسے define کریں گے آپ ۔ اب ان کے ساتھ باتیں نہیں ہونی چاہیے pacts ہوئے ہیں وہاں پر گورنمنٹ نے کوشش کی ہے ہم ان ایریاز میں فوکس کر رہے ہیں ہم process کو یہ نہیں ہے کہ ایک دم ہم slow چل رہے ہیں لیکن میں چاہوں گا کہ خاص طور پر علماء کابہت قلیدی کردار ہے اس میں ۔ اب کراچی میں اتنا نیٹ ورک قائم کبھی بھی نہیں ہو سکتا جب تک یہ آرگنائزیشن جو subsidiary organizations ہیں ان militants groups کی وہ ان کے ساتھ coordination میں نہ آئیں ۔ اب مدرسے جو ہیں مختلف sects کے اب جب تک وہ coordination نہ آئیں تو وہ مدرسہ reforms کی پہلے بات ہوئی ۔ تب تک یہ ہر ایریا میں militant ایک دم سے نہیں پہنچ جائے گا ۔ ہم اس کی بات کر رہے ہیں کہ ان سب کو اکٹھا کریں اور پھر ایک جو slow process ہے اس negotiations کا تو اس کو سٹارٹ کریں ۔ میرے خیال میں یہ اتنے پھیلے نہیں ہیں بلکہ وہ گروپس ان کے ساتھ مل

گئے ہیں جو persecution کر رہے ہیں مختلف sects کی اور ابھی جو کراچی میں ہوا اس سے تو صاف نظر آرہا ہے کہ یہ کس سائیڈ پر ہے کر جا رہے ہیں خاص طور پر ہمیں وہ ممالک جو ان sects کی پیچھے سے سپورٹ کر رہے ہیں اور مختلف گروپس کو سپورٹ کر رہے ہیں ۔ اب ادھر لال مسجد میں جن عورتوں پر ظلم ہوا ہے ان میں سے کچھ intelligence reports آئیں تھیں جن کو میں کنفرم نہیں کر سکتا ، کیونکہ یہ ویسے کنفرم نہیں ہوسکتیں ۔ ایک subjective term استعمال کر رہا ہوں کہ وہ جو ان کے کپڑے پکڑے گئے تھے وہ Gucci کے تھے اور وہ جو لباس پہنے گئے تھے وہ Gucci کے تھے وہ کہاں سے آئے پھر اس کی investigation کی گئی وہ Embassies کے تھرو لائے گئے ۔ اور وہ ملک جو ہیں مختلف sects کو یہاں پر جو سپورٹ کر رہے ہیں پہلے ان کو چیک کیا جائے ۔ وہ ہمیں کہتے ہیں کہ بلوچستان میں یہ مسئلہ رکھو فلاں یہ مسئلہ رکھو وہ ہمیں بہت سا فنڈ بھی دے رہے ہیں امریکہ سے زیادہ ایڈ بھی دے رہے ہیں وہ ملک اور جو ہماری امام گاہیں ہیں جو ہمارے کعبے ہیں ان کے محافظ بھی ہیں وہ جوابدہ ہوں اس چیز کے کہ ان کی کتنی involvement ہے مختلف sects کی کتنی involvement ہے ۔ ہمارا مسئلہ یہیں کھڑا ہے کہ جو sects ہیں وہ عرب ورلڈ کے اندر ان کا آپس میں competition چل رہا ہے وہ ہمیں exploit نہ کریں ہم اسی طرح slow process کے ذریعے خاص طور پر ان ملکوں کو سمجھائیں اور ایک ٹیبل پر بٹھائیں کہ یہ process ہم آگے لے کر چلنا چاہتے ہیں ۔ شکریہ ۔

جناب سپیکر ، Thank you. بہت زیادہ پوائنٹس ہو چکے ہیں ہمارے پاس وقت کی شدید قلت ہے ۔

Umer Raza.

جناب عمر رضا ، سر ابھی بات کر رہے ہیں کہ وہ مظلوم ہیں وہ

militants نہیں سر میں یہ بات کرنا چاہوں گا کہ وہ مظلوم ہوتے ہیں تو اس کے بعد وہ militants بنتے ہیں اور یہی بات ہم نے پہلے raise کی تھی اور دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے لیڈر آف دا اپوزیشن نے پچھلی دفعہ ہماری resolution کو رد بھی کیا تھا directly or indirectly اور ابھی وہ ہماری ہی بات کو دوبارہ مان رہے ہیں ۔ کہ وہ لوگ پہلے دوسرے تھے پھر militants آئے اور ان لوگوں نے ان کو exploit کیا اور انہیں somehow یہ چیزیں دیں وہ چیزیں دیں ۔ اور تیسرا پوائنٹ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ مس گل اندام نے ابھی کہا تھا کہ ہم لوگ حزب اختلاف کا رول ادا نہیں کر رہے ہیں ۔ تو میری بات یہ یاد رکھیں کہ حزب اختلاف میں آپ کا ایک motive ہوتا ہے کہ آپ نے oppose کرنا ہے اور اگر آپ کا motive نہیں ہے تو آپ کے ممبر کو یہ بھی نہیں کہنا چاہیے تھا کہ آپ بلیو پارٹی کے ممبر کو سپورٹ کر رہے ہیں ۔

Mr. Speaker: Thank you. Mir Waheed Akhlaq.

میر وحید اخلاق ۔یہاں پر بات opposition کی اور گورنمنٹ کی ہو رہی ہے میں اپوزیشن سے یہ کہنا چاہوں گا صرف کہ ان کی intent پر نیتوں پر ہمیں شک نہیں ہے اس resolution پر لیکن بات content کی ہے ۔ نیت تو میری بھی اچھی ہے بہت اچھی ہے پاکستان کے لیے لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ مجھے صدر پاکستان بنایا جائے ۔اس resolution کے اندر بات اچھی کی جا رہی ہے رزلٹ اچھے مانگے جا رہے ہیں لیکن جو طریقہ بتایا جا رہا ہے دیکھیں لیول اس کا different ہے content اس کا different ہے ۔ بات یہ ہے کہ اس کے اندر negotiations کی بات کی جا رہی ہے ٹوٹل ان کا فوکس رہا وہ یہ رہا کہ ملٹری

آپریشن ختم کیا جائے ۔ یا تو اس resolution کے اندر یہ صاف کہہ دیتے کہ ملٹری آپریشن کو ہم oppose کر رہے ہیں تو اس کی ایک الگ debate ہوتی اور اس کی الگ implications ہوتیں ۔ دوسری بات یہ ہے کہ مجھے جہاں تک پتا ہے ان کے manifesto کے بارے میں وہ یہ ہے کہ اسلامک ان کا جو outward ہے وہ زیادہ religious ہے لیکن بات یہ ہے یہاں پر کہ اگر یہ بات ہے تو حضور صلی اللہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث کو دیکھیں کہ اگر ایک معصوم کی جان کو لینا ہے تو اس کے قصاص میں پوری کی پوری انسانیت بھی اس میں شامل ہے تو اس کو قتل کیا جائے ۔ پوری انسانیت کی بات ہو رہی ہے ۔ تو وہاں کے جو طالبان ہیں وہاں کے جو terrorists ہیں اس وقت ان لوگوں نے اگر کسی ایک انسان کا بھی قتل کیا ہے تو آپ اس کے ساتھ negotiate کریں گے کیا چور کے ساتھ negotiation ہو سکتی ہے ان پر تو حد لگ سکتی ہے ۔ اگر آپ کے جتائے ہوئے Islamic System کو پاکستان میں نافذ کیا جائے تو ان سے کوئی negotiation نہیں ہو سکتی ان پر حد لگ سکتی ہے ۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں آپ سے بات نہیں کرنا چاہتا تو آپ مجھ سے کیسے بات کریں گے ۔

(مداخلت)

میر وحید اخلاق ۔جناب سپیکر ! مجھے بات مکمل کرنے کی اجازت دی جائے ۔ دوسری بات یہ ہے کہ negotiations جو ہے وہ two way process ہے حکومت اور terrorists کے بیچ میں terrorists کے ساتھ خود انہوں نے کہا کہ کئی بار negotiations ہو چکے ہیں ان کے رزلٹ بھی ہمارے سامنے ہیں ۔ اب اگر وہ negotiate نہیں کرنا چاہتے تو کیا ادھر سے کوئی initiative لیا گیا ہے ۔ بار بار گورنمنٹ ان کو negotiate کرتی ہے اور ہم ان

کو فورس نہیں کر سکتے کہ negotiate کرے۔ پھر negotiation کے لیے بھی ہمیں ایک الگ ملٹری آپریشن لانچ کرنا پڑے گا۔ شکریہ۔

جناب سپیکر ، ایک بات میں آپ کو بتا دوں کہ اس ایوان کے تقدس کو آپ بار بار پامال کر رہے ہیں اس دوران ۔ تو ایسی بات اب برداشت نہیں کی جائے گی ۔اگر آپ نے کوئی سوال کرنا ہے تو ایک بندہ ہاتھ کھڑا کرے اور مجھے پتا ہوں کہ فلاں پوائنٹ لینا چاہ رہا ہے ۔ جب آپ دوسرے کی تقریر کے دوران اگر مداخلت کرنا چاہتے ہیں تو اپنی سیٹ پر کھڑے ہو جائیں ۔ وہ بندہ خود decide کرے گا کہ آپ کو مداخلت کرنے کی اجازت دے یا نہ دے ۔ یا اگر میں نے ضروری سمجھا تو میں آپ سے کہہ دوں گا کہ فرمائیں ۔

جناب محمد عادل ، میرا سوال یہ ہے کہ ہم نے اصولوں کے اوپر چونکہ سمجھوتہ نہ کرنے کا اپنے آپ سے وعدہ کر رکھا ہے تو میں آپ کو دو مثالیں دے کر question کو بیان کروں گا ۔ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم نے تربوز نہیں کھانا تربوز اس لیے نہیں کھانا کہ اس میں سے اس کا کچھ حصہ خراب بھی نکل سکتا ہے ۔ کہیں ہمیں وہ زہریلا تربوز مار ہی نہ دے ۔ دوسری سائیڈ پر تربوز پڑا ہوا ہے مگر ہم کھانا چاہ رہے ہیں مقصد یہ ہے کہ پورے کے پورے کو کھانا چاہ رہے ہیں ۔ اب میرا سوال یہ ہے ان سے کہ پچھلا جو پرابلم پیش کیا گیا اور اس میں یہ کہا گیا کہ ' ایک چیز ذہن میں رکھیے گا کہ آپ کو کوئی قتل کرنے کے لیے آرہا ہے اور آپ کو پتا ہے کہ آپ کو کوئی قتل کرنے لگا ہے اور اگر آپ پھر بھی اسلحہ نہیں اٹھاتے تو پھر آپ خودکشی کریں گے اپنی اور خودکشی کی سزا ہے وہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پتا ہے کہ کیا رکھی ہے۔

جناب سپیکر ، آرڈر ان دا ہاؤس ۔ بلال جامی صاحب۔

جناب بلال جامی ، شکریہ جناب سپیکر ! سب سے پہلے میں حکومتی جماعت کے ایک معزز رکن جنھوں نے کہا کہ میری نیت بہت اچھی ہے مجھے صدر پاکستان ہونا چاہیے ۔ ان کو میں بتا دوں کہ صدر پاکستان ہونے کے لیے نیت اچھی نہیں ہونی چاہیے کردار مثالی ہونا چاہیے ۔ اور سب سے پہلے میں یہ کہنا چاہوں گا کہ دہشت گردی کے حوالے سے بات ہو رہی ہے مذاکرات کے عمل پر بات ہو رہی ہے ۔ سب سے پہلے ہماری اولین ذمہ داری یہ ہے کہ ہمیں اس بات کا ادارک ہونا چاہیے کہ دہشت گردی کیا ہے اور اس کی تعریف کیا ہے ۔ دہشت گردی کی تعریف آج تک واضح نہیں ہو سکی دنیا میں ۔ جناب سپیکر ! میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ پاکستان کو دہشت گردی کا سامنا نہیں ہے بنیادی طور پر پاکستان کو مزاحمت کا سامنا ہے ۔ دہشت گردی ہم کر رہے ہیں ان لوگوں کے ساتھ ہمیں وہاں سے مزاحمت کا سامنا ہے اور اس پر ہم لوگوں نے ان وکر دہشت گردی کا نام دے دیا ہے ۔ ایک عام انسان ایک عام فرد جو ہے وہ دہشت گردی کی تعریف میں نہیں آسکتا اور یہ افراد جو ہیں یہ ہمارے پاکستانی ہیں اور ان کے ساتھ آپ مذاکرات کے علم کو تیز کریں اور دوسری جناب سپیکر ! میں ایک بات پر توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ مذاکرات کیسے ہوں گے ۔ آپ مکالمہ کیسے کریں گے ان کے ساتھ ۔ سب سے پہلے میں ایک مشہور فلسفی افلاطون کی کتاب ریپبلکن مملکت کا ایک ،چھوٹا سا حوالہ دینا چاہوں گا کہ اس نے انسانوں کو تین درجوں میں تقسیم کیا اس نے کہا کہ دنیا میں ایک بہت بڑا انسانوں کا طبقہ ایسا ہے جو پیٹ سے سوچتا ہے ان کی سوچ کا دائرہ ان کی معاشیات پر خرچ ہو جاتا ہے ۔ دوسرے درجے پر جو لوگ آتے ہیں وہ دل سے سوچتے ہیں یہ بہت کم ہوتے ہیں ۔ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو warriors ہوتے ہیں جذباتی ہوتے ہیں emotional ہوتے ہیں اور بہت ہی کم لوگ یعنی کہ ایک فیصد یا دو فیصد لوگ

وہ ہوتے ہیں جو وہیں سے سوچتے ہیں جہاں سے سوچنا چاہیے ۔ یعنی کہ سر سے سوچتے ہیں ۔ تو جناب سپیکر ! یہی وہ لوگ ہوتے ہیں جو مکالموں کو فروغ دیتے ہیں اب جو دوسرے درجے کے لوگ ہیں جو دل سے سوچتے ہیں وہ emotional ہوتے ہیں اور پہلے درجے کے لوگ جو ہوتے ہیں وہ rational ہوتے ہیں ۔ تو جناب سپیکر ! سب سے پہلے میں بتا دوں کہ یہ declared ہے کہ دنیا کی جو افواج ہوتی ہیں وہ warriors ہوتی ہیں اور emotional ہوتی ہیں ۔ ان سے آپ وہ کام کروا سکتے ہیں ۔ جن کی فتوحات کا آغاز کشتیاں جلا کر ہوتا ہے ۔ تو سب سے پہلے جناب والا اس بات کو مدنظر رکھنا ہے کہ ان سے مذاکرات کون کرے گا ۔ Militants سے مذاکرات militants نہیں کر سکتے کبھی بھی یہ بات سب سے پہلے رکھیں ۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہاں پر بہت سارے افراد نے توجہ دلائی کہ مادی مسائل ہیں ان کے ، معاشی مسائل ہیں ان کے 'ان کو کھانا نہیں مل رہا ۔ یہ چیز نہیں ہے خود ایک صاحب نے کہہ دیا کہ اسامہ بن لادن جو ہیں وہ بہت امیر آدمی تھے اور بڑے ٹھیک ٹھاک دولت کے مالک تھے ۔ یہ نظریاتی جنگ ہے جناب سپیکر اس کو سمجھنا ہوں گا ۔ پوری آپ جنگ عظیم اول اول اور دوم اور پوری تاریخ انسانی اگر آپ اٹھا کر دیکھیں اور اس کو دیکھیں تو مکالمے سے یہ مسائل حل ہوئے ہیں ۔ میری بات کا اختتام یہ ہو رہا ہے کہ anti-terrorist policy کے متعلق یہاں پر بات کی گئی اور میں صرف یہ suggest کروں گا کہ آپ اس کی پالیسی بناتے وقت بس پانچ چھ باتوں کو مدنظر رکھیں آپ محبت کو فروغ دیں ان سے ہمدردی کریں ان سے اپنائیت کا اظہار کریں یکجہتی کریں اور ان کو اہمیت دیں ۔ ان کو مارنے سے ان سے ملٹری آپریشن کرنے سے مسئلہ کا حل نہیں ہو گا ۔ شکریہ جناب سپیکر ۔ دوسرا یہ کہنا تھا کہ تھوڑا کبھی کبھی مسکرایا بھی کریں آپ کے چہرے پر ہر

وقت تشویش ناک صورتحال پر مبتلا رہتے ہیں آپ۔

جناب قائم مقام سپیکر ، بلال جامی صاحب آپ کی اپنی پارٹی کے لوگ مداخلت کرنا چاہتے ہیں آپ کی تقریر پر مگر آپ سب بیٹھ جائیں پلیز ۔ اس کے بعد سیدہ رباب زہرہ نقوی صاحبہ۔

سیدہ رباب زہرہ نقوی ، شکریہ مسٹر سپیکر ۔ ابھی میں صرف ایک بات کہوں گی کہ انہوں نے کہا کہ دہشت گردی کا سامنا نہیں ہے پاکستان کو resistance کا سامنا ہے تو بڑے افسوس کے ساتھ جو کل کراچی میں ہوا یہ دہشت گردی ہے ۔ وہ مزاحمت نہیں ہے جو بیچارے لوگ مرے ہیں وہ دہشت گردی کا شکار ہیں لوگ ان کو مزاحمت کاروں نے آکر نہیں مارا ہے وہ دہشت گردی ہے میں ان کو بتا دوں ابھی انہوں نے دوبارہ سے یہی کہا کہ militant مذاکرات نہیں کرتا تو I am very amazed pleasantly amused at the duality ان کی آپ قرارداد تو پڑھ لیں میں آپ کو پڑھ کر سنا دیتی ہوں ۔

:"This House is of the opinion that effective negotiations with militants must be ensured and new anti-terrorism strategy must be formulated to ferret out a peace formula and uproot terrorism from Pakistan."

تو انہوں نے اپنی قرارداد کی مخالفت خود ہی کر دی کہ militant مذاکرات نہیں کرتا تو آپ کس کے ساتھ جا کر مذاکرات کریں گے۔ آخری پوائنٹ میرا یہ ہے کہ یہاں پر mover of the resolution نے کہا کہ carrot and stick میں جو carrot کا proportion ہے وہ بڑھانا چاہیے تو میں نے دوبارہ سے ان کی قرارداد پڑھی تو میری جو سمجھ میں آیا وہ یہ کہ آپ سٹک چھوڑ دیں اور صرف carrot کریں تو انہوں نے اپنی مخالفت خود ہی کر دی

ہے۔

جناب سپیکر ، جی مسٹر عرفان on point of clarification آپ کچھ کہنا چاہ رہے تھے۔

جناب احسن نوید عرفان ، جناب سپیکر ! اصل میں ہم چونکہ اہل زبان نہیں ہے تو ہم بھی اچھی اچھی تقریریں کرتے۔ بہت ساری چیزیں ہیں جو زبان کی وجہ سے ہم explain نہیں کر سکتے ۔ لیکن ایک بات ہے کہ سب نے کہا کہ یہ resolution جو بھی لے کر آیا ہے اور کسی نے consult نہیں کیا کہ یہ لے کر آنا چاہیے ۔ ہم بھی مذاکرات کے حامی ہیں لیکن وہ لوگ جو زبردستی گھروں سے اٹھائے جاتے ہیں اور ان کو ٹریننگ دی جاتی ہے اور نشے کے انجکشن لگائے جاتے ہیں اور ان کو کہہ دیتے ہیں وہاں پر جا کر خودکش حملہ کرو۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ جہاد جہاد کیسا جہاد کیسا جہاد مجھے پتا ہے کہ پندرہ ہزار ، بیس ہزار کی تنخواہوں پر یہ لوگ کام کرتے ہیں ۔ اس وقت بھی کل سید مشاہد حسین نے کہا کہ بلین ڈالر استعمال ہوئے تھے جب افغان وار ہو رہی تھی کس نے مفت میں آکر جہاد کیا ہے ۔ مذاکرات ہونے چاہیے لیکن ان لوگوں کے ساتھ جو وہاں پر طالبان کو نہیں چاہتے ۔ وہ چاہتے ہیں کہ وہاں پر development ہو کچھ کرنا چاہتے ہیں ان کے لیے نہیں جو terrorist کو اور بڑھا رہے ہیں زبردستی اٹھا رہے ہیں بچیوں کو گھروں سے ۔ میڈیا میں آچکا ہے کہ فلاں لڑکی terrorist کے ہاتھوں سے بھاگ کر آگئی ہے ۔ یہ ساری چیزیں ہیں ہم بھی چاہتے ہیں کہ مذاکرات ہوں لیکن ان لیڈر سے جیسے ANP ہے مولانا فضل الرحمن ہیں لیڈر ہیں جیسے بھی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر ، شکریہ۔ اب ماہ رخ عائشہ علی صاحبہ۔

جناب ماہ رخ عائشہ علی : Thank you Deputy Speaker! پہلے تو
میں یہ بتانا چاہوں گی کہ Resolution کے دو اہم پوائنٹ تھے ایک effective
negotiations تھیں دوسری new anti-terrorist strategy تھی
effective negotiation پہ سب نے بات کی ہے جو new anti terrorist
strategy تھی اس پہ کسی نے بات نہیں کی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ بات
جب ہو رہی ہے کہ negotiations ہوں اور dialogue ہوں اور respected
Member of the Opposition نے فرمایا کہ we should conquer the
hearts and minds and hearts and mind ہم کب conquer کریں گے
جب ہمارے لوگوں کے اندر اتنی ایجوکیشن ہو گی ان کے اندر اتنا sense ہو گا
کہ وہ اپنے آپ کو اتنا exploit نہ ہونے دیں۔ آج فاٹا کے اندر یہ حال ہے کہ جو
بندہ تیار ہو کر جا رہا ہوتا ہے تو لوگ اس کو پھولوں کے ہار پہناتے تھے یہ آخری
سال تک ہوتا تھا they used to think کہ وہ جہاد پہ جا رہے ہیں کوئی نیک کام
کرنے جا رہے ہیں اور ان کے لیے مٹھائیاں تقسیم ہوتی تھیں کیونکہ ان کو پتا تھا کہ
اب یہ بندہ زندہ واپس نہیں آنے گا ۔ I suggest that there should be a
three-pronged strategy to counter terrorism. We should form
the new anti-terrorist strategy. سب سے پہلے short term
domestic measures ہونے چاہیے long term domestic measures
ہونے چاہیے اور Short term No. 3, international measures
domestic measures کیا ہیں کہ ہمارے پاس پولیس ریفارم ہوں اور جوڈیشل
ریفارمز ہوں لوگ terrorism سے تبھی اپنے آپ کو exploit ہونے دیتے ہیں
جب انہیں پتا ہوں کہ انہیں justice نہیں مل رہا ہے ۔ جب کسی جگہ پہ

justice نہیں ہے تو وہ ایک alternate system کو لانے کے لیے prefer
کرتے ہیں جیسا کہ ہم نے سوات میں دیکھا نفاذ شریعت ہو، نظام عدل ریگولیشن
وہیں ہوتا ہے جب وہاں کے لوگوں کو speedy justice provide نہ ہو رہا ہو۔
No. 3. religious measure. جس طرح ہمارے ایک ممبر نے کہا اور منگل باغ
کا ذکر ہوا منگل باغ نے باڑہ کے اندر ایک ہی دن کے اندر پچاس نمازیوں کو شہید
کیا تھا ان کو زبردستی مسجد میں لانے کی کوشش کی تھی گھسیٹا گیا تھا لوگوں کو
سڑکوں پر ۔ جب تک ہم religious extremism کو control نہیں کریں گے
تو ہم کبھی بھی terrorism کو نہیں ہٹا سکتے No. 4. economic
disparity ہے فاٹا کا بار بار ذکر ہو رہا ہے ' فاٹا کے اندر گورنمنٹ نے نہیں کہا کہ
آپ وہاں پر education development نہ کریں فاٹا کے اپنے لوگ ایجوکیشن
کے خلاف ہیں ۔ وہاں پر وزیرستان کا اپنا بندہ بھی سکول کھولنا چاہتا ہے لڑکیوں
کے لیے تو فاٹا کے اپنے لوگ کہتے ہیں کہ ہماری لڑکیوں کو تعلیم نہ دو ورنہ یہ
کنٹرول سے باہر ہو جائیں گی ۔ تو وہاں پر فاٹا کا اپنا نظام اس قسم کا ہے کہ وہ
خود development نہیں چاہتے ہیں اور جب کہیں development نہیں ہے
کوئی infrastructure نہیں ہے اور ایک ہی جگہ پر امیر اور غریب ہو گا تو وہ
کیا کریں گے۔ ابھی آپ کو پتا ہے کہ فاٹا کی سب سے بڑی ایکسپورٹ کیا ہے
they grow narcotics. وہ opium grow کرتے ہیں اور اسی کو بیچتے ہیں تو
جب کہیں پر ایجوکیشن نہیں ہو گی تو وہاں پر یہی ہو گا۔ نمبر 3 سب سے بڑی بات
یہ ہے کہ وہاں پر tribal system ہے ۔ وہاں پر گورنمنٹ کی کوئی رٹ نہیں ہے
فاٹا میں وہاں پر FCR قائم ہے ۔ جب تک آپ FCR کو abolish نہیں کریں
گے گورنمنٹ کی رٹ کو قائم نہیں کریں گے تو نہ ہی وہاں پر گورنمنٹ کوئی

educational reforms لا سکتی ہیں اور نہ ہی وہاں پر گورنمنٹ ہیلتھ کے لیے کام کر سکتی ہے۔ ان کے اپنے لوگ اس بات کی اجازت نہیں دیتے ہیں۔ تو ہمیں فاٹا کے اندر reforms لانی ہیں پھر educational long term approach کے اندر ہیں آتی ہوں ہمیں مدرسوں کو ریفارم کرنا ہے وہاں پر یونیفارم سسٹم آف ایجوکیشن لانا چاہیے گورنمنٹ نے پہلے سے ہی اس کام کا آغاز کیا ہوا ہے کہ مدرسوں کی registration ہو رہی ہے۔ ایک بات سب سے اہم یہ ہے کہ الیکٹرانک پرنٹ میڈیا یا لاؤڈ سپیکر کو یہ allow نہ کیا جائے کہ وہ اپنے جو ان کے religious propaganda ہیں ان کو وہ آگے لے کر جائیں۔ یہ الیکٹرانک میڈیا، پرنٹ میڈیا اور ریڈیو خالی ایجوکیشن کے لیے استعمال ہو religious propaganda کے لیے استعمال نہ ہو تو سب سے اہم بات یہ ہے کہ پبلک ایجوکیشن ہونی چاہیے آپ کے لوگوں کو یہ نہیں پتا کہ یہ جو لوگ ہیں ان کا ایجنڈا کیا ہے، یہ کہ یہ اسلام لائیں گے شریعت لائیں گے اس کے اندر یہ لوگ اپنے آپ کو exploit ہونے دے رہے ہیں اور جب تک کہ یہ لوگوں کو ایجوکیٹ نہیں کریں گے۔ اور اس stance میں سب سے اہم بات جو ہے وہ ریڈیو کا رول ہے آپ جائیں فاٹا کے اندر even کہ آپ دیہی سندھ اور دیہی پنجاب کے اندر جائیں وہاں پر ٹی وی کوئی نہیں دیکھتا ہے ریڈیو کو لوگ سنتے ہیں اور ریڈیو پر ہر وقت انڈین گانے لگے ہیں اور جو کوئی ہے Radio is not doing its right role جو کہ کرنا چاہیے۔ پھر deweaponization is very important and Finally long term کے اندر میں کہنا چاہوں گی کہ ہمیں اینٹی counter terrorist strategy کے اندر افغانستان کا رول بہت اہم ہے ہم ڈائیلاگ کریں تو پہلے وہاں کے طالبان ایڈمنسٹریشن سے شروع کریں۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام سپیکر ، بہت شکریہ ۔ چائے کی بہت جلدی ہے آپ

کے کونیگ کو Now, we have tea break for 15 minutes and the

Session will resume at 11.15 a.m.

(ایوان کی کاروائی چائے کے وقفہ کے بعد زیر صدارت جناب سپیکر دوبارہ شروع ہوئی)

Mr. Acting Speaker: Order in the House please. Now, I will request the Prime Minister to conclude this discussion.

رانا عمار فاروق ۔ جناب سپیکر! روٹی توے پر لگائی تھی مگر توا ٹھنڈا ہو چکا ہے ۔ بہرحال گزارش یہ ہے کہ Resolution Studies کے جو expert ہوتے ہیں جو arbitration اور negotiations کو ڈیل کرتے ہیں وہ conflicts کو stages میں divide کرتے ہیں ۔ اس کا cycle ہوتا ہے ہر conflict کا۔ اور وہ کہتے ہیں کہ negotiation introduce کرانے کا ایک وقت تب ہوتا ہے جب وہ conflict ripen ہو چکا ہو اور جس میں element of frustration enter ہو چکی ہو اس conflict میں اور جب دونوں پارٹیز اپنی اپنی بات منوانے کی کوشش کرتے ہوئے ناکام ہو چکی ہوں ۔ اور وہ اپنے اپنے کسی ایک حق کے حصول کے لیے اور کسی رائے کو منوانے کے لیے جدوجہد کر رہی ہیں اور پھر بعد میں وہ دونوں بیٹھ کر مل بیٹھ کر اس کا کوئی درمیانی راستہ اختیار کرتی ہیں ۔ حزب اختلاف نے پوچھا کہ US negotiation کر رہی ہے تو ہم کیوں نہیں کر سکتے۔ اس کا سادہ سا جواب یہ ہے کہ US افغان وار میں conflict ripen ہو چکا ہے ۔ طالبان withdraw کر جاتے ہیں rural areas میں re-group کرتے ہیں پھر گوریلا وار شروع ہوتی ہے یہ cat and mouse chase بلی چوہے والی دور جاری رہی ہے جس کی وجہ سے دونوں فریق اب اس سٹیج پر پہنچ گئے ہیں جہاں پر وہ مڈل گراؤنڈ سٹ کونے کو تیار ہیں ۔ پاکستان میں اس لیے نہیں ہو سکتا کہ

conflictاس حد تک evolve نہیں ہوا ایک یہ دوسری اہم بات یہ ہے کہ negotiation and appeasement میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے ۔ Negotiation اس وقت ہوتی ہے جب دو مختلف رائے ہوں اور دونوں اپنے حقوق کی بات کر رہے ہوں اور کوئی ایک ایسا راستہ اختیار کیاجائے کہ جس میں دونوں کو ان کی ضروریات پوری ہو جائیں ۔ Appeasement یہ ہوتی ہے کہ آپ کسی سے خوف کھا کر یا آپ مسائل سے منہ موڑ کر اس کی آسان اور جلد حل نکالنے کے لیے temporarily, long term solution نکالنے سے پہلے اس کی باتوں کو مان لیتے ہیں کہ ٹھیک ہے جیسا تم کہتے ہو ایسا کر لیتے ہیں آج ہم سے لڑو نہیں ۔ US افغانستان میں power sharing کی بات کر رہا ہے good, bad طالبان کی بات کر رہا ہے۔ ہمارے پاکستان میں یہ مسئلہ نہیں ہے ہمارے پاکستان میں پاکستانی گورنمنٹ اور پاکستانی فوج کوئی occupying force نہیں ہے ہم نے 2012 میں withdraw بھی نہیں کرنا ۔ امریکہ کو کوئی فرق نہیں پڑتا کہ پیچھے طالبان افغان کا کیا حال کرتا ہے ۔ ہمیں بہت فرق پڑتا ہے ۔ کیونکہ یہ بات جو اسلام کی کرتی ہیں اسلام کا ٹھیکہ ان کا نہیں ہے ۔ اسلام کا ٹھیکہ کس کا ہے اسلام کا ٹھیکہ ریاست کا ہے کیونکہ ریاست کا first name Islamic ہے اسلامک ریپبلک آف پاکستان ۔ جہاں تک Islamic injunction کی بات کرتے ہیں تو جناب والا (عربی)سورۃ بقرہ کی 256 آیت ہے کہ دین میں جبر نہیں ہے کیونکہ سچ اورجھوٹ کے راہ واضح طور پر واضح کر دیے گئے ہیں ۔اگر آپ کہہ رہے ہیں کہ یہاں شناخت کی جنگ ہے یا اسلام کی جنگ ہے ۔ تو یا ہمارا اسلام غلط ہے یا ان کا اسلام غلط ہے۔ بات آجاتی ہے پھر دینی آزادی کی ان کومکمل آزادی دے دیتے ہیں ہم چاہے وہ طالبان ہےیا جو کوئی بھی ہیں ۔ اپنے گھروں میں تارے لگا کر جس طرح

کا مرضی دین practice کرنا چاہتے ہیں کریں مگر جہاں وہ ریاست کو بتائیں گے کہ دین اسلام شریعت اور قرآن آئین کی نظر میں کیسے implement ہو گا تو وہاں یہ سٹیٹ کا کام ہے ریاست کا امر ہے ان طالبان کا کام نہیں ہے ۔ یا تو وہ اسلام یہاں پر چلے گا جو عورتوں کے حقوق ادا کرتا ہے یا وہ جو ان کو گھروں میں بند کر دیتا ہے یا وہ اسلام ہو گا جو مظلوم کی آواز بلند کرتا ہے یا ان کو چوراہوں پر لٹکا دیتا ہے۔ یا وہ اسلام ہو گا جو عدل قائم کرتا یا وہ اسلام ہو گا جو بندوق کی نوک پر بات منواتا ہے۔ یہ جنگ ہے اسلام کی روح کے لیے یہ جنگ ہے پاکستان کی شناخت کے لیے ۔ میں اب appeasement کی بات کرتا ہوں ماشااللہ بہت شوق رہا ہے تاریخ کے بہت سارے حوالے انہوں نے دیے ۔ کچھ تاریخ جو میرے نظر سے گزری ہے وہ میں ان کو بتاتا چلوں ۔ حماس اور اسرائیل نے بہت دفعہ مذاکرات کیے اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ short term میں دو مہینے ' چھ مہینے یا آٹھ مہینے مکمل امن رہتا ہے اتنی دیر میں اسرائیل کو اپنے معاملات اور اپنی فوج کو دوبارہ سنبھالنے کا وقت مل جاتا ہے اور حماس چھپ کر undercover جا کر نیا اسلحہ لے کر واپس آگئے اور پھر اس سے بھی بڑی جنگ ہوتی ہے کیونکہ دونوں فریق ہار مارنے کو تیار نہیں ہیں اور نہ ہی ایک دوسرے سے پاور شیئر کرنے کے لیے ہیں ۔ دونوں یہی سوچ رہے ہیں دوسرے کو دس سال میں ' بیس سال میں کس طرح شکست دی جائے ۔ طالبان اور پاکستان کی عوام کا بھی یہی حال ہے ۔ اس کا سب سے بڑا ثبوت ہے کہ جب سوات میں آپ نے ان کو امن کی جگہ دی تو یہ appeasement تھی negotiation نہیں تھی ۔ کتا جس کے منہ میں ہڈی ہے اور نیچے وہ پانی میں عکس دیکھ رہا ہے ۔ اس نے مالاکنڈ کی طرف جانے کی کوشش کی اس نے لوئیر دیر کی جانب جانے کی کوشش کی۔ Appeasement کا میں

آپ کو بہت اہم تاریخ سے حوالہ دیتا ہوں کہ بات کی انہوں نے پہلی جنگ عظیم اور دوسری جنگ عظیم کی ، پہلی جنگ عظیم اور دوسری جنگ عظیم کے درمیان برطانیہ اور فرانس نے appeasement apply کی جرمنی کو خوش رکھنے کے لیے ہٹلر ہاتھ سے باہر نکلتا رہا ۔ آرمی منا تھی ان کو پتا تھا کہ آرمی بنا رہے ہیں آنکھوں پر پٹی باندھ کر کہا کہ ہم امن چاہتے ہیں بات کریں گے اس نے اسلحہ بنایا ہم امن چاہتے ہیں اس نے secret pacts کیے سویت یونین سے انہوں نے کہا کہ ہم امن چاہتے ہیں ۔ آخر کیا ہوا اس نے حملہ کر دیا مظلوم لوگوں پر ۔ اس کو اگر پہلے روک دیا جاتا تو World War کبھی بھی نہ ہوتی holocaust کبھی بھی نہ ہوتا چھ ملین انسانوں کی زندگیاں بچ جاتیں ۔ یہ appeasement ہی تھی جس کی وجہ سے آخری وقت پر پہنچ کر جب ہٹلر ہاتھ سے نکل گیا تو برطانیہ اور فرانس نے کہا کہ اب بہت ہو گیا اور اب ہم لڑیں گے اور مریں گے لیکن لڑیں گے ۔ شرم کی بات یہ ہے کہ برطانیہ اور فرانس نے یورپ کو بچانے کے لیے یہ قربانی دینے کو تیار تھے مگر ہم یہاں پر کھڑے ہو کر یہ قربانی دینے کو تیار نہیں ہیں ۔ کیا یہ واقعی میں وہی امت ہے اور وہی قوم ہے جو آج سے تیس سال پہلے کہتی تھی کہ گھاس کھائیں گے مگر بم حاصل کریں گے قومی سالمیت پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔ اور آج حزب اختلاف کہہ رہا ہے کہ operational cost بچ گئے ہیں ضمیر بیچ دو ، دین بیچ دو ، ریاست بیچ دو مائیں بہنیں بیٹیاں بیچ دو۔ انہوں نے کا کہ یہ oppressed لوگ ہیں ان کی آواز کون سنے گا یہ مزاحمت کار ہیں دماغ سے سوچیں دل سے نہ سوچیں آپ مجھے بتائیں میری وہ بہن جس کو الٹا لٹکا کر whip کیا جا رہا ہے کوڑے مارے جا رہیں اس کو میں کونسا rational سمجھوں ۔ میری وہ بیٹیاں جن کی پیدائش کے فوراً بعد ان کا مستقبل اندھیرا کر دیا جاتا ہے وہ

کبھی سکول نہیں جا سکتیں ان کو میں کونسا rational سمجھو۔ میرا وہ بھائی جو بے روزگار ہے اور جن کو طالبان ان کے بزنس کے امور میں آکر ان سے بھتہ وصول کرتے ہیں ان کو میں کیا rational دوں ۔ میرے وہ باپ جن کے جوان بیٹے اٹھا کرلے جاتے ہیں اور خدا جانے ان سے کیا سلوک کیا جاتا ہے ان کو میں کیا rational دوں ۔ یہ مقدس کتاب آئین پاکستان جو ان تمام علاقوں کے لوگوں کو citizen of the republic کہتی ہے حزب اختلاف چاہتی ہے کہ appeasement کی پالیسی apply ہو میں ان کو بتاؤں کہ جناب والا ! ہم دماغ سے سوچنے والے ہیں اس میں جو rights ہیں وہ اسلام آباد میں بیٹھنے والوں اور ایوانوں کو سجانے والوں کے لیے تو ہے مگر آپ کے لیے نہیں ہے۔ کیونکہ آپ کے اوپر جن طالبان کو ہم مسلط کرنے جا رہے ہیں وہ بہت طاقت ور ہیں اس وقت operational costs زیادہ ہیں پھر کسی صدی میں ان کو دیکھیں گے ۔ جہاں تک محترم لیڈز آف دی اپوزیشن نے تحت الب گفتگو کی میں اسی کو بیانگ دہل دہرانا چاہوں گا کہ کہہ دو ان سعودیوں سے کہ رکھو اپنا اسلام اپنے پاس نہیں ہے یہ ہماری شناخت نہیں ہے یہ درس ہمارے اولیاء ہمارے صوفیاء کا یہ نہیں ہے وہ تاریخ جس طرح ہم نے سندھ سے لے کر انڈونیشیا تک اسلام پہنچایا ۔ ہم 1930 میں صحراؤں کے جس حصوں سے نکلے ہو تو ہم اس وقت یورپ سے لے کر ہند تک محلات بنا رہے تھے ہم یونان اور رومی فلسفے کی تسخیر کر چکے تھے۔ آج تم تیل کے چار کنویں دریافت کرنے کی وجہ سے ہمیں سکھا رہے ہوں کہ اسلام کیا ہے اور امریکہ کے ساتھ تم عہد کر کے اپنی عوام کو بیچ دیا ہے اپنی بادشاہت کے لیے اور ہماری عوام کو رنگوں ہاتھوں مڑوا رہے ہو کیونکہ تمہارا خیال ہے کہ یہ تمہارا صحیح اسلام ہے ۔ حکومت پاکستان اپنا دین اپنا ایمان بیچنا چھوڑ دو یہ ideological crisis

ہے پاکستان کا آپ نے اپنا ایمان بیچ دیا ہے ۔ وہ بلکہ یاد آیا ساحر لدھیانوی کا شعر

بھوک تیرے رخ رنگین کے عوض

چند اشیاء کی تمنائی ہے

اس طرح نہ کریں ایک تو آپ اسلامک ریپبلک کہہ رہے ہیں اور اقبال کہہ رہے ہیں کہ سٹیٹ اجتہاد کرے گا اور یہ پھر لوگ آکر ہمیں سمجھائیں گے کہ یہ نظام عدل ہے اور نظام عدل کیا ہے کہ وکیل کورٹ میں شلوارقمیض پہنے گا اور سفید پینٹ شرٹ پہنے گا تو یہ کفر ہو جائے گا۔ اگر کالے رنگ کی پگڑی کے علاوہ اگر کوئی اور رنگ پہنا جائے گا تو یہ خلاف سنہ ہو گا یہ توہین اسلام ہو گی۔ اور یہ کہہ جس کو جو چاہے سزا دے دو رول آف لاء کو نہ follow کرو ۔ یہ کہاں کا نصاف ہے کیا یہ صاحب صاحب ایوان جو اسلام آباد میں بیٹھے ہیں چاہیں گے کہ ان کی اولاد ان کی مائیں بہنیں بیٹیاں ان کے والدین انہی قوانین کا سامنا کریں اور انہیں حالات میں رہیں جن کو ہم نے اپنے مالا کے .ہن بھائیوں کو چھوڑ دیا ہے ۔ جی نہیں ایک وقت آتا ہے کہ مسلم حکومت جاتی ہے اور کہتی ہے کہ اسلام قبول کرو اور یہ صحیح اسلام ہے ۔ اگر نہیں تو علیحدہ ہو کر جزیہ دے کر اپنے کونے میں رہو ہمارے راہ میں نہ آنا اور اگر پھر بھی نہیں تو قتال فرض ہے اور نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے ۔ میں اپیل کرتا ہوں کہ across party lines , سمیت ان لوگوں کے جن لوگوں نے اس کو پیش کیا ہے unanimously reject کریں اس قرارداد کو ۔

جناب قائم مقام سپیکر ، .Thank you میرے خیال میں آپ ایک مرتبہ پھر اپنی سیٹوں پر کھڑے ہوں جائیں ۔ Now, I put the Resolution to the House. :"This House is of the opinion that effective negotiations with militants must be ensured and a new

anti-terrorism strategy must be formulated to ferret out a peace formula and uproot terrorism from Pakistan." All those in favour of it may say "Ayes" please stand on your seats.

ہیں Noes ہیں 22 ہمارے پاس Please sit down, resume your seats.

اور 17 ہیں Ayes ہیں So, the Resolution is Rejected. -

Mr. Acting Speaker: Now, the next Resolution is by Mr. Bilal Jamaee and Mr. Khizer Pervaiz.

followed by 4afeb06